پاکستان وہاں اجنبی ہوکر رہ گیا۔ ہمارے فوجی دستے اقوامِ متحدہ کے حکم پر بارہا، فسادزدہ مملکتوں میں خدمات انجام دے چکے ہیں مگر دیارِ نبی نے پکارا تو انکار کر دیا گیا۔ فکر اس انکار کے پیچھے یہ کارفرما تھی کہ افغانستان میں خدمت کا صلہ طالبان گردی کی صورت میں ملا تو اب اگر سعودی عرب میں فوج بھیجی گئی تو داعش یہاں درآئے گی اور دہشت گردی کی نئی لہر اٹھے گی لیکن یہ فکر ناقص ثابت ہوئی اور ہمارے انکار کے باوجود داعش یہاں سے اپنی بھرتی کر رہی ہے اور کاروائیاں کر رہی ہے۔ یمنی حوثی باغیوں نے مکہ مکرمہ پر میزائل گرادیا جو ہدف سے صرف 65 کلومیٹر دور، اللہ تعالیٰ نے تباہ کر دیا مگر یہاں عوامی یا حکومتی سطح پر کسی ردِعمل کا اظہار نہ کیا گیا اور پارلیمنٹ نے کوئی قراردادِ مذمت پاس نہ کی۔ مکہ مبارکہ میں مسجد حرام، یعنی کعبۃ اللہ بھی ہے جو مدارِ ملت ابراہیمی اور مرکز اسلام ہے۔ اسی سے ہمارا وجود قائم ہے۔ پرکارِ اسلام کا یہی مرکزی نقطہ ہے۔ یہ کیسی بے حسی ہے کہ یہاں کسی کان پر جوں تک نہ رینگی۔ ہم اپنی بساط کے مطابق مقامی طور پر بہت کچھ کر رہے ہیں اور تحفظ حرمین شریفین کی تحریک چلا رہے ہیں اور اہل سنت کی آواز بلند کر رہے ہیں۔ اہل سنت کے تمام حلقوں میں بیداری پیدا کر رہے ہیں اور الحمدللہ پرجوش تعاون سامنے آرہا ہے۔ کلمہ گویان نبی تحفظ حرمین شریفین کے جہاد اکبر میں اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کا عہد کر رہے ہیں مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی مسلمان حکومت جس کا حصہ مولانا فضل الرحمٰن ہیں، ابھی تک خاموش ہے۔

الحمدللہ

بعداز خرابی بسیار، پانامہ لیکس کا مقدمہ سپریم کورٹ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور دھرنے کی سولی پر لٹکی قوم نے سکھ کا سانس لیا۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ الیکٹرانک میڈیا نے جلتی پر تیل ڈالنے کی پالیسی اپنائی اور قومی مفاد کی دھجیاں اڑادیں۔ ایاز امیر نے طبل جنگ کا بجادیا اور کسی دانشور نے ملکی مفاد اور قومی سلامتی کو پیش نظر نہ رکھا۔ قانون کی ابجد سے ناواقف لترے، ٹویٹر کے ذریعے فیصلے کرنے لگے اور اتنی دھول اڑائی کہ حامد خاں، عزت سادات بچانے کیلئے مقدمہ کی پیروی سے دست بردار ہوگئے۔ یہ قومی اخلاقیات پر سوالیہ نشان ہے۔ اگر کارِ عدالت میں بے جادخل نہ سمجھا جائے تو ہم عرض کرتے ہیں کہ عدالت اس موضوع پر ٹاک شوز پر پابندی لگادے۔ ان شوز نے قوم کا سکون برباد کر دیا ہے اور ملک میں ایک غیر یقینی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ اب جب سپریم کورٹ نے یہ کیس اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے تو اسے منطقی انجام تک پہنچا کر ہی دم لے اور کسی کمیشن کے سپرد نہ کرے اور بعجلتِ ممکنہ فیصلہ صادر فرمادے۔